بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم - منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ - ۱۶ وفا ۱۳۴۷ ہش ۱۶ جولائی ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۵۸

اخبار احمدیہ

۴۷

-۰ ربوہ ۱۵ وفا ـــ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ عام طبیعت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ لیکن ابھی گرمی کا اثر چل رہا ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

-۰ ربوہ ۱۵ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے۔ لیکن اب کبھی کبھی ضعف کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔

-۰ ربوہ ـــ ۱۳ ماہ وفا بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس منعقد ہوا جس کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اپنی شرکت سے نوازا۔ اہل ربوہ اس اجلاس میں بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے علاوہ ازیں سرگودہا اور بعض دیگر قریبی مقامات کے احباب نے بھی شرکت کرکے استفادہ کیا۔

نماز مغرب کے بعد جو حسب معمول حضور ایدہ اللہ نے پڑھائی۔ حضور کے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے پر جلسہ کا آغاز تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہوا جو مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے درثمین اردو میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں علی الترتیب مکرم ملک مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے "عربی زبان کی خصوصیات" کے موضوع پر مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بنگالی سابق مبلغ امریکہ نے بنگالیوں کی دلجوئی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام پر اور مکرم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ نے "زراعت قرآن کریم کی روشنی میں" کے موضوع پر تقاریر فرمائیں۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور یہ بابرکت اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ بعدہ جملہ حاضرین نے حضور ایدہ اللہ کی اقتدا میں نماز عشاء ادا کی۔

-۰ ماریشس سے اطلاع ملی ہے کہ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر جو وہاں ہمارے مبلغ انچارج ہیں کچھ عرصہ سے علیل ہیں اور صاحب فراش ہیں ـــ مولوی صاحب موصوف انتہائی محنتی اور انتھک کام کرنے والوں میں سے ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ عطا فرمائے اور انہیں بیش از بیش دینی خدمات کی توفیق سے نوازے آمین (وکالت تبشیر ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

امراء میں بہت سا حصہ تکبر کا ہوتا ہے وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد میں غفلت برتتے ہیں

سب کو چاہیئے کہ وہ دونوں قسم کے حقوق پورے التزام سے ادا کریں

"کوئی شخص نواب تھا صبح کو نماز کے لئے نہیں اٹھتا تھا۔ ایک مولوی نے اسے وعظ سنایا۔ اس پر نواب نے اپنے خادم کو کہا کہ مجھے صبح کو اٹھا دینا۔ خادم نے دو تین مرتبہ اس کو جگایا۔ جب ایک مرتبہ جگایا تو اس نے دوسری طرف کروٹ بدل لی۔ جب دوبارہ اس طرف ہو کر جگایا پھر اور طرف ہو گیا۔ جب تیسری مرتبہ جگایا تو اس نے اٹھ کر اس کو خوب مارا اور کہا کم بخت جب ایک مرتبہ نہیں اٹھا تو تجھے معلوم نہ ہوا کہ ابھی نہ اٹھوں گا۔ پھر کیوں جگایا؟ اور اتنا مارا کہ وہ بے چارہ بے ہوش ہو گیا۔ آپ ہی تو مولوی صاحب سے وعظ سنکر اس کو کہا تھا مجھ کو اٹھا دینا۔ پھر جب اس نے جگایا تو اس بے چارے کی شامت آئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جس کے پاس بہت سا حصہ جاگیر کا ہوتا ہے۔ وہ ایسے غافل ہوتے ہیں کہ حق اللہ کا ان کو خیال نہیں آتا۔ امراء میں بہت سا حصہ تکبر کا ہوتا ہے جس کی وجہ سے عبادت نہیں کر سکتے اور نہ دوسرا حصہ خلقت کی خدمت کا ان سے ادا ہوتا ہے۔ خلقت کی خدمت کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی غریب آدمی سلام کرتا ہے تو بھی بُرا مناتے ہیں۔ ایسا ہی عورتوں کا حال ہے ...... یہ دو ٹکڑے شریعت کے ہیں حق اللہ اور حق العباد۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھو کہ کس قدر خدمات میں عمر کو گزارا اور حضرت علی رض کی حالت کو دیکھو کہ اتنے پیوند لگائے کہ جگہ نہ رہی۔ حضرت ابوبکر رض نے ایک بڑھیا کو ہمیشہ حلوہ کھلانا وطیرہ کر رکھا تھا۔ غور کرو کہ یہ کس قدر التزام تھا۔ جب آپ فوت ہو گئے تو اس بڑھیا نے کہا کہ آج ابوبکر رض فوت ہو گیا۔ اس کے پڑوسیوں نے کہا کہ کیا تجھ کو الہام ہوا یا وحی ہوئی؟ تو اس نے کہا نہیں آج حلوا لے کر نہیں آیا اس واسطے معلوم ہوا کہ فوت ہو گیا یعنی زندگی میں ممکن نہ تھا کہ کسی حالت میں بھی حلوہ نہ پہونچے۔ دیکھو کس قدر خدمت تھی۔ ایسا ہی سب کو چاہیئے کہ خدمتِ خلق کرے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۵۳-۵۴)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳؍ وفا ۱۳۴۷ ہش

تبلیغ اسلام کے ذرائع

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"غرض یہ ہے کہ انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے۔ مَیں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی ہے۔ اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کر دیتے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔ یاد رکھو کہ یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی۔ جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے۔ ہرگز نہیں فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ اس للہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔

مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ جبکہ ہر ایک انسان بالطبع راحت اور آسائش چاہتا ہے۔ اور ہموم و غموم اور کرب و افکار سے خواستگار نجات ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جب اس کو ایک مجرب نسخہ اس مرض کا پیش کیا جاوے۔ تو اس پر توجہ ہی نہ کرے۔ کیا للہی وقف کا نسخہ ۱۳۰۰ برس سے مجرب ثابت نہیں ہوا؟ کیا صحابہ کرامؓ اسی وقف کی وجہ سے حیات طیبہ کے وارث اور ابدی زندگی کے مستحق نہیں ٹھہرے؟ پھر اب کونسی وجہ ہے کہ اس نسخہ کی تاثیر سے فائدہ اٹھانے میں دریغ کیا جاوے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۸۔۹۹)

اوپر لکھا گیا ہے کہ پہلے مسلمانوں نے اُس زمانے کے لحاظ سے اسلام کا دفاع کیا تھا۔ آج اللہ تعالیٰ نے عرب ممالک میں تیل کی اتنی دولت جمع کی ہوئی ہے کہ اگر عرب اس دولت کو تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے خرچ کریں تو دنیا میں از سر نو مسلمانوں کا وقار قائم ہو سکتا ہے۔ تمام جزیرۃ العرب اور اس کے پاس کے جزائر تیل کی دولت سے بھرپور ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ اس خداداد دولت سے ابھی تک وہ کام نہیں لیا جا رہا۔ جو آغاز اسلام میں اس وقت کے ذرائع سے لیا گیا تھا۔ مفلوک درویش بغیر کسی ساز و سامان کے دوسرے ممالک میں نکل جاتے تھے۔ اور حکومتوں سے کوئی مدد نہیں لیتے تھے۔ محض اپنے کردار اور اعمال سے غیروں کو متاثر کر کے اسلام میں داخل کرتے تھے۔

آج بھی اسی جوش و خروش کی ضرورت ہے مگر آج مسلمان اقوام کے پاس پہلے کی نسبت بہت زیادہ ذرائع ہیں۔ یہ ذرائع اللہ تعالیٰ نے اسی لئے پیدا کئے ہیں کہ مسلمان دنیا کے زیادہ سے زیادہ حصہ میں اسلام کا پیغام پہنچائیں۔ ہمارا اندازہ ہے کہ اگر سعودی عرب عراق اور شیوخ اسلامی مشن یورپ اور امریکہ میں کھولنا چاہیں تو ان کو مال و دولت کے لحاظ سے کوئی کمی نہیں ہے۔ وہ چاہیں تو دنیا کے ہر شہر میں اسلامی مشن قائم کر سکتے ہیں۔ یہ دولت جو تیل کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ان کو بخشی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس سے بڑی آزمائش میں ڈال دیا ہے۔

عربوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ آج جو ادبار ان پر آیا ہوا ہے وہ اسی وجہ سے ہے کہ انہوں نے اس خداداد دولت سے وہ کام نہیں لیا، جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ دولت ان کو دی ہے۔ جس طرح قرن اول میں اللہ تعالیٰ نے دفاع کے لئے عربوں کے ہاتھ میں تلوار دی تھی۔ اسی طرح آج اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں تیل کی دولت دی ہے۔ پہلے عربوں نے اپنے ذرائع کا صحیح استعمال کیا۔ اور اپنے لئے وقار قائم کر لیا۔ آج بھی اللہ تعالیٰ نے جو ذرائع ان کے ہاتھ میں دیئے ہیں۔ ان سے وہ پہلے سے بھی زیادہ اپنا اور اسلام کا وقار قائم کر سکتے ہیں۔ اگر وہ چاہیں تو۔

ہمیں تو یہ پورا پورا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عرب ممالک کو جو تیل کی دولت دی ہے وہ اس لئے دی ہے کہ وہ اس دولت کو تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے اس طرح استعمال کریں، جس طرح پہلے زمانہ میں انہوں نے ان طاقتوں کو استعمال کیا تھا، جن سے انہوں نے تبلیغ و اشاعت اسلام کا کام لیا۔

اخبارات میں آپ نے پڑھا ہوگا کہ ابوظہبی کے والی کے پاس تیل کی رائلٹی کا اتنا روپیہ جمع ہو گیا ہے کہ اس کو سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ روپیہ کہاں خرچ کیا جائے۔ چنانچہ ایک مغربی نے ان کو مشورہ دیا تھا کہ تمام شہر کو ایئر کنڈیشن کر دیا جائے۔ اب سنا ہے کہ ایک خاص مقام سے شاندار سٹرک بنائی جا رہی ہے۔ الغرض ان شیوخ کے پاس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اتنا مال و دولت جمع ہو گیا ہے کہ وہ اگر اس طرف توجہ دیں۔ تو اسلام کے متعلق ہزاروں مشن یورپ امریکہ اور دیگر ممالک میں کھول سکتے ہیں۔ اور کروڑوں کی تعداد میں اسلامی لٹریچر دنیا کی ہر زبان میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ دنیا میں یہ وقت اسلامی انقلاب کے لئے بڑا موزوں ہے۔ دنیا خاص کر مغربی دنیا سائنسی ترقیوں سے تنگ آ چکی ہے۔ کیونکہ اس یکطرفہ ترقی کی وجہ سے معاشرہ بالکل تباہ ہو گیا ہے۔ اب سوائے احیائے مذہب کے انسان کو تباہی سے کوئی چیز نہیں بچا سکتی۔ اور دانشمندانِ مغرب روز بروز اس حقیقت سے دوچار ہو رہے ہیں۔

التمر یانع والناطور غیر مانع

کھجور پک گئی ہے اور نگہبان منع نہیں کرتا۔

مغربی دنیا کیا تمام دنیا ایک معقول دین کے لئے چشم براہ ہے بلکہ ساری دنیا اسلام کے لئے آغوش وا کئے ہے۔ اسلام ہمارے پاس اللہ کی امانت ہے۔ جو خلقِ خدا کے سپرد کرنی ہے۔ یہ وقت اس فرض کو ادا کرنے کے لئے نہایت موزوں ہے۔ اگر ہم نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا تو خدا کے دین کو تو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ لیکن ہماری کوتاہی ہوگی جس کی جوابطلبی ہو سکتی ہے۔

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دُنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے۔

ان اسلام سے دُور لوگوں کے نام الفضل جاری کروا کر انہیں احمدیت کی کامیابیوں سے روشناس کرائیے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

68

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سفرِ طائف

اور

آپؐ کی ارفع شان، بلند ہمتی اور بے نظیر صبر و استقلال کا اظہار

(مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم حیدرآباد سندھ)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دسویں سال کا واقعہ ہے کہ آپؐ نے ارادہ فرمایا کہ طائف جاکر وہاں کے لوگوں کو اسلام کا پیغام پہنچائیں۔

طائف ایک مشہور شہر ہے جو مکہ سے جنوب مشرق کی طرف چالیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے جو اپنے پھلوں اور زراعت کی وجہ سے مشہور ہے۔ یہ شہر بُت پرستی میں مکہ والوں سے کم نہ تھا۔ خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے بتوں کے سوا "لات" نامی ایک مشہور بُت طائف کی اہمیت کا موجب تھا جس کی زیارت کے لئے لوگ دُور دُور سے آتے تھے۔ کعبہ کی خصوصیت الگ رکھ کر طائف گویا مکہ کا ہم پلہ شہر تھا اور اس میں بڑے بڑے صاحب اثر اور دولت مند لوگ آباد تھے۔ اس زمانہ میں عرب کا مشہور قبیلہ "بنو ثقیف" وہاں آباد تھا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم طائف پہنچے۔ زید بن حارثہ آپؐ کے ساتھ تھے وہاں پہنچ کر آپ نے دس یوم قیام کیا اور شہر کے تمام رؤساسے آپ نے یکے بعد دیگرے ملاقاتیں کرکے اسلام کی دعوت دی مگر اس شہر کی قسمت میں اس وقت اسلام قبول کرنا مقدر نہ تھا۔ سب نے انکار کیا بلکہ ہنسی اڑائی۔ ان لوگوں نے دیکھا کہ بجائے اسکے کہ آپؐ کے ساتھ کوئی فوج اور جمعیت ہوتی آپ صرف زید کی ہمراہی میں طائف کے بازاروں میں تبلیغ کرتے پھرتے ہیں تو دل کے اندھوں نے حضور کو خدا کا رسول نہیں بلکہ نعوذ باللہ ایک حقیر اور دھتکارا ہوُا انسان سمجھا اور آپ کو دکھ دے کر اور تکلیف پہنچا کر خوش ہونے لگے۔ آخر انہوں نے شہر کے آوارہ اور شریر لوگوں کو اکسایا اور انہوں نے پتھروں سے اپنی جھولیاں بھر لیں اور بے دردی سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر پتھراؤ کرنے لگے۔ وہ حضور کو شہر سے دھکیلتے ہوئے باہر لے گئے۔ حضور کا سارا بدن خون سے تربتر ہوگیا اور زید بھی آپ کو بچاتے ہوئے زخمی ہوئے مگر ظالموں کا دل پھر بھی ٹھنڈا نہ ہوُا۔ وہ اپنے کتوں کے ہمراہ پتھراؤ کرتے۔ گالیاں دیتے۔ آپ کے پیچھے چلے گئے۔ جب تک شہر سے کئی میل دور کی پہاڑیوں تک آپ نہ پہنچے انہوں نے آپ کا پیچھا نہ چھوڑا۔ جب یہ لوگ آپ کا پیچھا کر رہے تھے تو آپ اس ڈر سے کہ خدا تعالےٰ کا غضب ان پر نہ بھڑک اٹھے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے اور نہایت الحاح سے دعا کرتے تھے

"الٰہی ان لوگوں کو معاف
کر کہ یہ نہیں جانتے کہ یہ
کیا کر رہے ہیں"۔

جب ظالم لوگ تھک کر واپس لوٹ گئے تو آپ نے وہاں انگوروں کے ایک باغ کے سایہ میں پناہ لی۔ یہ باغ مکہ کے دو سرداروں کا تھا یہ دونوں سردار عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اس وقت اپنے اس باغ میں موجود تھے۔ جب انہوں نے آپ کو اس حالت میں دیکھا تو باوجود شدید دشمن ہونے کے وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ یا تو دور و نزدیک کی رشتہ داری یا قومی احساس کی وجہ سے ان کے دل میں نیکی کا جذبہ پیدا ہوُا اور انہوں نے اپنے عیسائی غلام "عداس" نامی کے ہاتھ ایک کشتی میں انگور رکھ کر آپ کے پاس بھجوائے۔ آپ نے وہ قبول فرمالئے۔

عداس کو تبلیغ

آپ نے عداس سے پوچھا تم کہاں کے رہنے والے ہو اس نے کہا نینوا کا رہنے والا ہوں۔ آپ نے فرمایا کیا وہی نینوا جو خدا کے صالح بندے یونس بن متی کا شہر تھا۔ عداس نے کہا "ہاں۔ مگر آپ کو یونس کا حال کیسے معلوم ہوُا" آپ نے فرمایا "وہ میرا بھائی تھا وہ بھی اللہ کا نبی تھا اور میں بھی اللہ کا نبی ہوں" پھر آپ نے اسے محبت بھرے الفاظ میں اسلام کی تبلیغ فرمائی جس کا اس پر بہت اثر ہوُا۔ اور اس نے آگے بڑھ کر بجوشِ اخلاص سے آپ کے ہاتھ چوم لئے۔

اس کے بعد آپ نے اسی حالت میں زخموں سے چور جسم اور حزین دل کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی طرف مخاطب ہو کر یہ دعا فرمائی جو "طائف کی دعا" کے نام سے مشہور ہے:۔

دعاءِ طائف

"اَللّٰهُمَّ اِلَیْكَ اَشْكُوْ
ضُعْفَ قُوَّتِیْ وَقِلَّةَ
حِیْلَتِیْ وَهَوَانِیْ عَلَی
النَّاسِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
اَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ
وَاَنْتَ رَبِّیْ اِلٰی مَنْ تَكِلُنِیْ
اِلٰی بَعِیْدٍ یَتَجَهَّمُنِیْ
اَمْ اِلٰی عَدُوٍّ مَلَّكْتَهٗ
اَمْرِیْ اِنْ لَّمْ یَكُنْ بِكَ
غَضَبٌ عَلَیَّ فَلَا اُبَالِیْ
غَیْرَ اَنَّ عَافِیَتَكَ هِیَ
اَوْسَعُ لِیْ اَعُوْذُ بِنُوْرِ
وَجْهِكَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ
لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلَحَ
عَلَیْهِ اَمْرُ الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَةِ اَنْ یَّحِلَّ
عَلَیَّ غَضَبُكَ اَوْ اَنْ
یَّنْزِلَ بِیْ سَخَطُكَ لَكَ
الْعُتْبٰی حَتّٰی تَرْضٰی
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِكَ"

اے میرے اللہ میں تیرے ہی پاس اپنی کمزوریوں اور اپنے سامانوں کی کمی اور لوگوں کی نظروں میں اپنے حقیر ہونے کی شکایت کرتا ہوں۔ اے میرے مولیٰ تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا اور کمزوروں اور بے کسوں کا نگہبان ہے اور میرا بھی تو ہی رب ہے۔ تو مجھے کس کے ہاتھوں میں چھوڑے گا۔ کیا اجنبی کے ہاتھ میں جو مجھے تیوری چڑھا کر دیکھے۔ یا اس دشمن کے ہاتھ میں جو مجھ پر غالب ہے۔ اگر تیرا غضب مجھ پر نہیں تو مجھے ان دشمنوں کی کوئی پرواہ نہیں تیری عافیت میرے لئے بہت ہی وسیع ہے میں تیرے چہرے کی روشنی میں پناہ کا خواستگار ہوں۔ تو ہی ہے جو ظلمتوں کو دُور کرتا ہے اور دنیا اور آخرت کی حسنات کا دارومدار تیری ہی ذات پر ہے۔ تیرا غضب اور تیری ناراضگی مجھ پر نہ بھڑکے۔ تو اگر ناراض بھی ہوتا ہے تو اس لئے کہ پھر خوشی کا اظہار کرے اور تیرے سوا نہ تو کوئی حقیقی طاقت ہے اور نہ کوئی پناہ کی جگہ ہے"۔

(زاد المعاد فی سیرت خیر العباد
حصہ دوم صر۴۶)

یہ دعا مانگ کر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔

طائف کا سفر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک خاص واقعہ ہے۔ اس سفر کے حالات سے آپ کی ارفع شان۔ اولوالعزمی اور بے نظیر صبر و استقلال کا پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ مشہور انگریز مصنف سر ولیم میور اپنی تصنیف "لائف آف محمدؐ" میں لکھتا ہے:۔

"محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے سفرِ طائف میں عظمت و شجاعت کا رنگ نمایاں طور پر نظر آتا ہے ایک تنہا شخص جسے اس کی قوم نے حقارت کی نظر سے دیکھا اور رد کر دیا وہ خدا کی راہ میں دلیری کے ساتھ اپنے شہر سے نکلتا ہے اور جس طرح یونس بن متی نینوا کو گیا اسی طرح وہ بُت پرست شہر میں جاکر ان کو توحید کی طرف بلاتا اور توبہ کا وعظ کرتا ہے۔ اس واقعہ سے یقیناً اس بات پر بہت روشنی پڑتی ہے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو اپنے صدق دعویٰ پر کس درجہ ایمان تھا"۔

خاکسار غلام احمد فرخ
حیدرآباد

ہر صاحبِ استطاعت

احمدی کا فرض ہے کہ وہ

اخبار "الفضل"

خود خرید کر پڑھے

حضرت مولوی فضل الدین صاحبؓ وکیل مرحوم

(مکرم غلام حسن صاحب مزنگ روڈ۔ لاہور)

مرحوم سے میرا تعارفِ اوّل بمقام قادیان ہوا۔ جبکہ مَیں اپریل ۱۹۱۰ء تا اگست ۱۹۱۲ء وہاں رہا۔ آپ اعلےٰ اخلاق اور اوصافِ حمیدہ کے مالک تھے۔ راست گوئی اور راست بازی میں ممتاز تھے۔ ہر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آتے اور تبسّم ہونٹوں پر رہتا تھا۔ محبت سے باتیں کرتے تھے۔ جذبۂ ہمدردی ان میں نمایاں تھا۔ متقی تھے اور غیر معمولی صلاحیت کے انسان تھے طبیعت میں انکساری تھی۔ فقیرانہ اور سادہ زندگی رکھتے تھے مگر زندہ دل بھی تھے۔ اُن کے اِس نمونہ کو دیکھ کر مجھے ان سے بہت عقیدت ہو گئی۔ جتنا عرصہ مَیں قادیان رہا اُن سے اکثر ملاقات کرتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی مجلس میں میری اکثر اُن سے ملاقات ہوتی۔ ایک دفعہ اس عرصہ میں مولوی صاحب مرحوم کو شدید بخار اور سرسام ہو گیا۔ مجھے خدا تعالےٰ نے اس وقت آپ کی خدمت کرنے کا موقعہ دیا جس کی وجہ سے وہ میرے زیادہ قریب ہو گئے اور محبت کرنے لگے۔ مَیں جب قادیان سے امرتسر واپس چلا آیا تو مولوی صاحب مرحوم امرتسر میں میرے پاس اکثر آ کر ٹھہرا کرتے تھے۔ جب مرزا اکرم بیگ کی جائدادِ اراضی واقعہ قادیان فروخت کردہ کے متعلق تنازعہ اور مقدمہ ہوا تو مولوی صاحب مرحوم نے اس کی تیاری میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ اوائلِ زمانہ میں ضلع گورداسپور اور ضلع امرتسر ایک ڈویژن تھا۔ ضلع گورداسپور کے دیوانی مقدمات کی اپیلیں بعدالت ڈسٹرکٹ جج امرتسر دائر ہو کر سماعت ہوتی تھی۔ اراضی متذکرہ بالا کے متعلق معلومات اور تفصیلات کا پتہ دریافت کرنے کے لئے میرے پاس کچھ عرصہ امرتسر میں ٹھہرے۔ آپ نے بہت محنت اور جانفشانی سے اس کام کو سرانجام دیا۔ جتنا عرصہ ٹھہرے آپ کو کام میں منہمک پایا اور مقدمہ کے نشیب و فراز پر غور و فکر کرتے پایا۔

۱۹۲۵ء کا ذکر ہے کہ میرے خسر منشی تاج الدین صاحب مرحوم جو حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی تھے کی متروکہ جائداد کے متعلق تنازعہ پیدا ہوا اور وارثان نے عدالتِ دیوانی کی طرف رجوع کر لیا۔ مرکز قادیان نے تین ثالثان بغرض تصفیہ تنازعہ مقرر کر دئے۔ مولوی صاحب بھی ان میں سے ایک تھے۔ بعض شرعی سوالات نسبت ہبۂ جائداد بھی تھے۔ مولوی صاحب نے ان کو خوش اسلوبی سے سلجھایا اور ثالثان نے متفقہ فیصلہ مابین وارثان کر دیا۔

زمانہ گذرتا گیا۔ تعلقات گہرے ہوتے گئے۔ ملک تقسیم ہو گیا۔ ربوہ میں مولوی صاحب آ گئے وہاں بھی وہ میرے ہر کام میں تاحیات دلچسپی لیتے رہے۔ خواہ وہ مکان کی تعمیر کے متعلق تھا خواہ انجمن کے دفاتر سے تعلق رکھتا تھا۔ کام سرانجام دینے کے بعد بذریعہ خط مجھے اطلاع دیدیتے اور مجھے ہمیشہ سفر کی کوفت اور مالی اخراجات سے بچاتے۔ ربوہ جب کبھی مَیں جاتا آپ کا مہمان ہوتا۔ اگر رات ربوہ گذارنا ہوتی تو آپ کے ہاں ہی ٹھہرتا۔

خدا تعالےٰ آپ کے درجات بلند کرے اور اپنے قرب میں جگہ بخشے آپ نے سلسلہ کی گرانقدر اور قابلِ قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔

(غلام حسن ۲۶ مزنگ روڈ۔ لاہور)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر الفضل)

کرنل حبیب احمد صاحب مرحوم کی یاد میں

(مکرم عبد المنان صاحب ناہید)

کبھی سپاہی کبھی تُو سپاہ گر تھا حبیب
بکارِ لشکریاں تیغ تھا سِپر تھا حبیب

نگاہ پاک۔ شگفتہ مزاج۔ خندہ جبیں
خلوص و مہر و مروّت تمام تر تھا حبیب

کلام سادہ۔ طبیعت سخن شناس اُس کی
میانِ دیدہ وراں صاحبِ نظر تھا حبیب

وفا شعار۔ ملنسار۔ صاحبِ ایثار
کوئی بچارہ جو آیا تو چارہ گر تھا حبیب

دِلوں کو دردِ محبّت کیا ہے کِس نے عطا
وہ سوگوار ہیں تُو جن کا ہمسفر تھا حبیب

یہ تیری تیز خرامی ہی لے گئی تجھ کو
کہ فاصلہ تیری منزل کا مختصر تھا حبیب

یہ مُشتِ خاک بھی پیوندِ خاکِ ربوہ ہوئی
وہیں پہ آیا جہاں کا غلامِ در تھا حبیب

ہمیں گماں کہ ضرورت ابھی تھی اُس کی ہمیں
درست یہ کہ فلک پر بھی منتظر تھا حبیب

درخواستِ دعا

امسال تعلیم الاسلام کالج کی طرف سے پنجاب یونیورسٹی کے ایم۔ اے عربی کے امتحان میں مندرجہ ذیل چار طلبہ و طالبات شریک ہو رہے ہیں یہ امتحان آجکل ہو رہا ہے۔

۱۔ امۃ الشافی صاحبہ بنت قریشی عبد الغنی صاحب گولبازار ربوہ۔
۲۔ صالحہ یاسمین صاحبہ بنت پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر مرحوم و مغفور۔
۳۔ منیر الحق صاحب ابن مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب۔
۴۔ مظفر حسین صاحب ادیب آف چنیوٹ۔

تمام احباب و بزرگانِ جماعت سے التماس ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اعلیٰ کامیابی سے نوازے اور پھر اس کامیابی کو ہر رنگ میں انکے لئے مبارک کرے اور اعلاء کلمۃ الاسلام کا موجب بنائے۔ آمین۔ (خاکسار بشارت الرحمٰن ایم۔ اے صدر شعبہ عربی تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

زرعی ترقی اور ہمارے کاشتکار بھائی

فاضل آمدنی کا صحیح مصرف

۴۹

ملک خدابخش صاحب وزیر خوراک، زراعت و امداد باہمی حکومت مغربی پاکستان

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال گندم کی فصل نہایت کامیاب رہی ہے اور غلہ کی پیداوار میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ غلہ کی اس بافراط اور غیر معمولی پیداوار پر صوبائی گورنر جناب محمد موسیٰ کی خواہش کے مطابق صوبے بھر میں یوم تشکر منایا گیا ہے بارگاہ ایزدی میں خشوع و خضوع اور حضور قلب کے ساتھ دعائیں مانگی گئی ہیں۔ تاکہ آئندہ بھی اس کا لطف و کرم ہمارے شامل حال رہے ابھی چند سال کی بات ہے کہ غذائی قلت اور اقتصادی بحران ہمارے لئے بڑا پیچیدہ اور مشکل مسئلہ بنا ہوا تھا ہمیں اپنی غذائی ضروریات اور احتیاجات پوری کرنے کے لئے دوسرے ممالک کا دستِ نگر ہونا پڑتا تھا اور کثیر مقدار میں باہر سے غلہ منگوانا پڑتا تھا۔ یہ بات ایک طرف تو ہمارے قومی و ملی وقار کے خلاف تھی دوسری طرف غلہ کی اس کمی کو پورا کرنے میں ہمارے ملکی زرمبادلہ کا معتدبہ حصہ ضائع ہو جاتا تھا۔ یہ ہمارے لئے ایک بہت بڑی آزمائش تھی۔ خدا کا شکر ہے کہ موجودہ قیادت کی سرگرم جدوجہد سے ہمارا ملک اس آزمائش سے نجات پانے میں بہت جلد کامیاب ہو گیا ہے۔ اس سال صوبے بھر میں زرعی پیداوار میں غیر معمولی اور بیش بہا اضافہ ہوا ہے۔ گندم۔ مکئی۔ چاول اور روئی کی پیداوار نہ صرف گذشتہ سال کے مقابلہ میں زیادہ ہوئی ہے۔ بلکہ یہ تمام اجناس اصلی اندازے سے بہت زیادہ ہوئی ہیں۔ امید ہے آئندہ سال ہماری زرعی ترقی کی رفتار تیز تر ہو جائے گی۔

ہماری زرعی ترقی یقیناً نہایت شاندار اور قابل فخر ہے۔ غذائی خود کفالت کے سلسلہ میں ہماری کوششیں بڑی حد تک بار آور ثابت ہوئی ہیں۔ اب ہماری دیہی آبادی خوشحالی و ترقی کی منزل تک پہنچ چکی ہے اور زراعت کے فروغ سے ملک کا ہر کاشتکار شادماں نظر آتا ہے۔ یہ پہلا مبارک سال ہے جس میں ہر کاشتکار کی پیداوار میں کثیر اضافہ ہوا ہے اور اسے اپنی فصلوں کے دام بھی پہلے سے بہتر ملے ہیں یہ زائد آمدنی اسکی شبانہ روز محنتوں اور کاوشوں کا ثمرہ ہے مگر آمدنی میں یکایک اضافے سے کئی مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً اس آمدنی کا مصرف کیا ہو؟ اسے کن کاموں پر لگایا جائے کہ زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل ہو۔ عام حالات میں انسان زائد آمدنی کے بل پر فضول خرچی اور اسراف پر اتر آتا ہے اور اس طرح عملاً اسکی فاضل آمدنی اس کے مستقبل کی خوشحالی کا ذریعہ بننے کی بجائے آناً فاناً ضائع ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہمارے کاشتکار بھائیوں کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ اپنی فاضل آمدنی کو پس انداز کرنے کی کوشش کریں۔ دوسرے اپنی اس بچت کو مفید اور منفعت بخش کاموں میں لگانے کے لئے مناسب لائحہ عمل تیار کریں۔

یہ بات اکثر مشاہدہ میں آئی ہے کہ دیہی آبادی کو ناخواندگی کی وجہ سے یا تو اسے منفعت بخش اور سودمند منصوبوں کا علم نہیں ہوتا جن میں وہ اپنی فاضل آمدنی یا بچت لگا سکیں یا پھر دور افتادہ دیہاتوں میں ایسی سہولتیں میسر نہیں آتیں ہمارے کاشتکار بھائیوں کو اس بات کا علم ہوگا۔ مرکزی اور صوبائی حکومتوں نے از خود اس ضرورت کو محسوس کیا ہے اور دیہی آبادی کی فلاح و بہبود کے لئے مختلف تجاویز پر غور و خوض کا آغاز ہو چکا ہے غذائی خود کفالت کی عدیم النظیر کی تکمیل پر ہمارے عزائم اور حوصلے یقیناً بہت بلند ہو گئے ہیں۔ اب ہم عہد کر چکے ہیں کہ گذشتہ سالوں میں ہم نے جتنا غلہ درآمد کیا تھا آئندہ اس سے زائد غلہ پیدا کر کے دوسرے حاجت مند ممالک کو برآمد کریں گے اور اس طرح اپنے آپ کو عالمگیر انسانی برادری کی خدمت کے قابل بنانے کی سعی کریں گے۔

سردست ہماری شاندار ترقی کا سب سے بڑا تقاضا یہ ہے کہ کاشتکار طبقہ کی آمدنی میں یکبارگی کروڑوں روپے کا جو اضافہ ہوا ہے اسے کس طرح سودمند اور منفعت بخش کاموں پر صرف کیا جائے۔ ایسا نہ کیا گیا تو جیسا کہ ہمارے صوبائی گورنر نے اندیشہ ظاہر کیا ہے کاشتکار اپنی فاضل آمدنی شادی بیاہ اور دیگر مسرفانہ اور فرسودہ رسوم پر ضائع کر دیں گے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آمدنی میں اضافہ سے کوئی ٹھوس اور عملی فائدہ نہیں پہنچ سکے گا۔ اس کے علاوہ یہ بھی ظاہر ہے کہ جب ملکی دولت کا معتدبہ حصہ غیر منافع بخش کاموں پر صرف کر دیا جائے گا اور زیاں کی نذر ہو جائے گا۔ تو لازمی طور پر ان شعبوں کو نقصان اٹھانا پڑے گا۔ جو مزید سرمایہ کاری کے بغیر ترقی نہیں کر سکتے۔

ہمارے ملک میں زرعی ترقی کی رفتار اس لئے افسوسناک حد تک سست رہی ہے کہ ایک تو ہمارے کاشتکار ذہنی اور فکری طور پر پس ماندہ رہے ہیں۔ دوسرے یہ کہ زراعت میں سرمایہ کاری اور مشینی زراعت کا عمل قریب قریب مفقود رہا ہے۔ امداد باہمی کی انجمنوں اور زرعی ترقیاتی بنک نے زرعی شعبے کو سرمایہ فراہم کرنے کی جو کوشش کی ہے وہ یقیناً قابل تحسین ہے لیکن اس میں وسیع سرمایہ کاری کی ضرورت ہنوز باقی ہے۔ یہ کمی اس وقت دور ہو سکتی ہے۔ جب اس مقصد کے لئے بعض غیر معمولی اقدامات کئے جائیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ کاشتکار بذات خود ملی استحکام کو اپنا آدرش بنائیں اور جدید ٹکنالوجی۔ ترقی دادہ بیجوں اور کیمیاوی کھادوں سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی کوشش کریں۔

گذشتہ وقتوں میں پاکستان میں زراعت کی حیثیت گزر اوقات کے ایک ذریعہ کی رہی ہے۔ لیکن اب وقت آگیا ہے کہ اسے ایک صنعت کی شکل دی جائے زراعت کو مستقل طور پر ترقی سے ہمکنار کرنے کے لئے زرعی صنعتوں کو فروغ دینا ناگزیر ہے۔ خوش قسمتی سے اب کھیتی باڑی کا کام اتنا منفعت بخش ہو گیا ہے۔ اور کسانوں کے پاس اتنا فاضل روپیہ آنے لگا ہے کہ اب ان کو زراعت میں سرمایہ کاری کے لئے قرض لینے کی ضرورت نہیں بلکہ وہ خود اپنی روز افزوں آمدنی پر تکیہ کر سکتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے عملی قدم اٹھانے کا اس سے بہتر موقع اور کیا ہوگا۔ ہمارے کاشتکار بھائیوں کا فرض ہے کہ وہ زراعت کو جو ہماری معیشت کا سب سے بڑا شعبہ ہے ہمہ گیر ترقی سے ہم آہنگ کرنے کے لئے ضروری تدابیر سوچیں اور انہیں روبہ عمل لانے کے لئے مقدور بھر کوشش کریں۔

ہمارے کاشتکار بھائیوں کو جاننا چاہیئے کہ اب ہم اپنی معاشی و اقتصادی نشوونما کے ایک ایسے مرحلے پر پہنچ گئے ہیں ... جب صنعت اور زراعت کو ایک دوسرے کا حریف نہیں بلکہ معاون و مددگار بن کر آگے بڑھنا ہے اور اس کے لئے یہ لابدی ہے زراعت کی پسماندگی کو ختم کیا جائے اور اسے مستقل طور پر ترقی سے ہمکنار کرنے کے لئے زرعی صنعت کے فروغ کی طرف خصوصی توجہ مبذول کی جائے۔

کاشتکاروں کا فرض ہے کہ وہ اپنی آمدنی کو فضول رسومات پر ضائع کرنے کی بجائے کاشتکاری کو فروغ دینے پر صرف کریں زراعت ایک ایسا کسب معاش ہے۔ جس میں فراست اور محنت کے ساتھ ساتھ زرعی سرمایہ کاری اور لاگت کی بھی بڑی اہمیت ہے۔ عمدہ اور صحت مند بیج، زرعی آلات، مویشی قدرتی اور کیمیاوی کھادیں اور فصلوں کے تحفظ کا سامان سب لاگت طلب اشیاء ہیں اور زراعت میں ان کو بنیادی لوازمات کی حیثیت حاصل ہے کاشتکار بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ آئندہ فصل کے لئے بیج کی فراہمی کا ابھی سے بندوبست کریں۔ کیونکہ بیج کا یہ موزوں ترین موسم ہے۔ جن کے پاس فاضل پیداوار ہے وہ صحت مند قسم کا بیج محفوظ کر لیں اور جن کے پاس زائد پیداوار نہ ہو وہ دوسرے کاشتکاروں سے مطلوبہ بیجوں کی مناسب مقدار ضرور خرید لیں۔ اس طرح انہیں بروقت سستے داموں صحتمند بیج بھی دستیاب ہو جائے گا اور بعد کی دوڑ دھوپ اور پریشانی سے بھی نجات مل جائے گی۔ متمول اور صاحب استطاعت زمینداروں کو چاہیئے کہ مشینی زراعت کے میدان میں آگے بڑھیں اور اضافی آمدنی کو ٹیوب ویل ٹریکٹر، تھریشر اور دوا پاشی سامان وغیرہ کی خرید پر صرف کریں اس سے دو فائدے حاصل ہونگے ایک تو ان کی زرعی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔ دوسرے ان کے زرعی آلات فرصت کے اوقات میں ان کاشتکاروں کے کام آ سکیں گے۔ جو ابھی ان کی خرید کا مقدور نہیں رکھتے۔ اس طرح صوبے میں ہموار خطوط پر زراعت کو فروغ ملے گا اور ملی ہم آہنگی و استحکام میں مزید اضافہ ہوگا۔ دانشمند اور سمجھدار کسان وہ ہے جو اپنی فاضل آمدنی کو جائز طور پر استعمال میں لاتا ہے اور بہتر طریقوں کو اپنانے کی سعی کرتا ہے۔

رزق کی فراوانی پر بارگاہ ایزدی میں سجدۂ شکرانہ ادا کرنا فرض عبودیت ہے لیکن اظہار تشکر کا صحیح اور موزوں طریقہ یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو جائز طور پر استعمال میں لائیں اور ان سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ ارشاد نبوی ہے کہ اللہ تعالیٰ مال کو ضائع کرنا ناپسند فرماتا ہے۔ ضائع سے مراد بے موقع خرچ کرنا ہے۔ اسلئے ہم سب پر لازم ہے کہ مال و دولت اور خیر کی اس پونجی کو فضول رسومات کی نذر ہونے سے بچایا جائے اور اسے تعمیری کاموں پر صرف کیا جائے۔ کیونکہ ملک و ملت اور اس سے بھی بڑھکر انسانیت کی فلاح و بہبود

ٹنڈر نوٹس

[redacted]

محکمہ ہائی وے کے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے مندرجہ ذیل کام کے لئے شرح گمیٹڈ مطلوب ہیں جنہوں نے سال رواں کی تجدید و رندراج کی فیس داخل کر دی ہو۔ ٹنڈر بوقت ۱۱ بجے دن مندرجہ ذیل تاریخ پر وصول کئے جائینگے اور اسی دن زیر دستخطی بذات خود ان ٹھیکیداران یا ان کے آئینی نمائندگان کے روبرو کھولے جائیں گے۔

۲۔ ٹنڈر بذریعہ تار یا وساطت ڈاک قابل قبول نہیں ہوں گے۔

۳۔ ٹنڈر فارم صرف ان ٹھیکیداران کو جاری کیا جاوے گا جو اپنی ٹھیکیداری کے اندراج و تجدید کا ثبوت پیش کریں گے۔

۴۔ زر ضمانت بذریعہ چالان خزانہ یا ڈیپازٹ کال ہمراہ ٹنڈر ہونا ضروری ہے۔ بصورت دیگر ٹنڈر قابل قبول نہ ہوگا۔

۵۔ مکمل معلومات برائے کام مثلاً ریٹ شرائط اور نقشہ جات وغیرہ زیر دستخطی کے دفتر میں اوقات کار میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

۶۔ زیر دستخطی کو حق حاصل ہے کہ وہ کسی ایک یا تمام ٹنڈرز کو مسترد کر دے۔

۷۔ مشروط ٹنڈر قابل قبول نہ ہوگا۔

۸۔ ٹنڈر کو لفافہ بند کر کے اور کام کا نام لکھ کر ٹنڈر بکس میں ڈالنا ہوگا۔

۹۔ ٹنڈر مجوزہ فیس لے کر جاری کیا جاوے گا۔

۱۰۔ بصورت فرم یا کمپنی اختیار نامہ خاص ٹنڈر کے ہمراہ ہونا لازمی ہے۔

نمبر شمار	نام کام	زر تخمینہ	زر ضمانت	عرصہ میعاد	تاریخ اجراء ٹنڈر فارم	تاریخ وصولی اور افتتاح
۱	پل کشادہ اور دوبارہ تعمیر کرنا واقعہ میل ۲/۲ خوشاب سکیسر روڈ	۸۰۰۰۰/- اسی ہزار روپیہ	۱۶۰۰/- سولہ سو روپیہ	۱۸۰ ایام	15/7/68	16/7/68
۲	خوشاب سکیسر روڈ کو میل ۱۳ سے میل ۲۳ تک کشادہ کرنا اور اس کی اصلاح کرنا	۲٫۶۰٫۰۰۰/- دو لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ	۵۲۰۰/- باون سو روپیہ	۲۴۰ ایام	28/7/68	29/7/68
۳	خوشاب سکیسر روڈ کو کشادہ کرنا اور اس کی اصلاح کرنا	۲۱٫۰۰۰/-	۴۲۰ روپیہ	۲۴۰ ایام	28/7/68	29/7/68
۴	دریائے جہلم پر بمقام ڈاک بنگلہ پل کی تعمیر کرنا معہ امدادی راستوں کے دسیانی جگھیل اور کٹھہ ڈاک روڈ کی مرمت کرنا	۱۲۰٫۰۰۰/-	۲۴۰۰/-	۱۸۰ ایام	28/7/68	29/7/68
۵	آرٹیریل روڈ ۲ پر میل ۱۶۵ سے میل ۱۷۳ کو کشادہ کرنا اور اسکو تر و تازہ	۵٫۰۰٫۰۰۰/-	۱۰٫۰۰۰/-	۲۷۰ ایام	20/7/68	29/7/68
۶	آرٹیریل روڈ ۲ کو کشادہ کرنا اور اسکی اصلاح کرنا میل ۱۵۰ سے میل ۱۵۵ تک حصہ I	۴۰٫۰۰۰/- روپیہ	۸۰۰/- روپیہ	۱۷۰ ایام	28/7/68	29/7/68
۷	آرٹیریل روڈ ۲ کو کشادہ کرنا اور اسکی اصلاح کرنا میل ۱۵۰ تا ۱۵۵ حصہ II	۱۲۵٫۰۰۰/- روپیہ	۲۵۰۰/- روپیہ	۱۸۰ ایام	28/7/68	29/7/68
۸	میانوالی۔ ماڑی انڈس روڈ ضلع میانوالی کو میل ۲۲۱ تا ۲۲۵ دوبارہ اصلاح کرنا	۳۵٫۰۰۰/- روپیہ	۷۰۰/- روپیہ	۲۴۰ ایام	29/7/68	30/7/68
۹	خوشاب میانوالی روڈ کو کشادہ کرنا	۳۷٫۵۰۰/-	۷۵۰/-	۲۱۰ ایام	"	"
۱۰	اٹھوالہ پل کی مرمت خصوصی اور اسکی اصلاح	۳۵٫۰۰۰/- روپیہ	۷۰۰/- روپیہ	۲۴۰ ایام	"	"
۱۱	لائل پور سرگودھا روڈ (ضلع سرگودھا) کو کشادہ کرنا	۲۵٫۵۰۰/- روپیہ	۵۱۰/- روپیہ	۱۸۰ ایام	30/7/68	31/7/68
۱۲	شکستہ پل کی جگہ نعم البدل پل تعمیر کرنا بمقام میل ۱۲۴ آرٹیریل روڈ ۳ (ضلع سرگودھا)	۱۰٫۰۰۰/- روپیہ	۲۰۰/- روپیہ	"	"	"
۱۳	گجرات سرگودھا روڈ کی دوبارہ اصلاح کرنا از میل ۸۳ تا میل ۸۵	۲۴٫۰۰۰/- روپیہ	۴۸۰/- روپیہ	"	"	"
۱۴	گجرات سرگودھا روڈ از میل ۹۲ اور میل ۹۵ ضلع سرگودھا کی دوبارہ اصلاح کرنا اور اسکو کشادہ کرنا	۷۰٫۰۰۰/- روپیہ	۱۴۰۰/-	۱۵۰ ایام	"	"
۱۵	بھیرہ بھلوال روڈ میل ۱۳ تا ۱۲ کی دوبارہ اصلاح کرنا	۷۰٫۰۰۰/- روپیہ	۱۴۰۰/- روپیہ	۱۵۰ ایام	30/7/68	31/7/68
۱۶	میانوالی مظفر گڑھ روڈ میل ۷۹ تا میل ۸۹ کی مرمت اور اسکی دوبارہ اصلاح کرنا	۳۵۰٫۰۰۰/- روپیہ	۷۰۰۰/- روپیہ	۱۸۰ ایام	31/7/68	1/8/68
۱۷	میانوالی مظفر گڑھ روڈ کی دوبارہ اصلاح کرنا (گروپ I)	۲۰٫۰۰۰/- روپیہ	۴۰۰/- روپیہ	"	"	"
۱۸	ایضاً گروپ II	۲۰٫۰۰۰/- روپیہ	۴۰۰/- روپیہ	"	"	"
۱۹	پانی گذرنے کے لئے پلیاں اور نالیاں موجودہ ٹی ڈی اے روڈ پر خوشاب نور پوالہ اور خوشاب پیل کے درمیان بنانا (مہیا کرنا)	۶۰٫۰۰۰/- روپیہ	۱۲۰۰/- روپیہ	۱۵۰ ایام	1/8/68	2/8/68
۲۰	مٹھہ ٹوانہ سے چک ۵۴ حصہ I تک سڑک تعمیر کرنا	۲۳۰٫۰۰۰/- روپیہ	۴۶۰۰/- روپیہ	۱۸۰ ایام	1/8/68	2/8/68
۲۱	بھلوال پھلانگ سے گجرات سرگودھا روڈ کے پھاٹک تک سڑک کو پختہ کرنا	۱۱۰٫۰۰۰/- روپیہ	۲۲۰۰/- روپیہ	۱۸۰ ایام	2/8/68	3/8/68
۲۲	بھیرہ بھلوال روڈ کے میل ۱۰/۲ سے رتو کالا راجباہ ضلع سرگودھا تک سڑک کو پختہ کرنا	۳۵۰٫۰۰۰/- روپیہ	۷۰۰۰/- روپیہ	۲۱۰ ایام	2/8/68	3/8/68
۲۳	چک اسلام والا سے سردار پور ضلع سرگودھا تک سڑک کو پختہ کرنا	۲۳۵٫۰۰۰/- روپیہ	۴۷۰۰/- روپیہ	"	"	"

مہتمم روڈ مینٹیننس ڈویژن میانوالی

INF (M) 907

لجنہ اماء اللہ کراچی کے زیر اہتمام سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ

لجنہ اماء اللہ کراچی کے حلقہ محمد علی سوسائٹی کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی محترمہ صدر صاحبہ لجنہ کراچی بیگم شاہنواز صاحب کی کوٹھی پر مورخہ ۱۹ رجون کو صبح ۱۰ بجے منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں معزز غیر احمدی خواتین بھی شامل ہوئیں۔ مبارکہ نیئر صاحبہ، جمیلہ عرفانی صاحبہ اور محمودہ احمد صاحبہ نے تقریریں فرمائیں۔ موضوع بالترتیب یہ تھے۔ آنحضرت صلعم کے معجزات۔ درود شریف کے فضائل اور رحمۃ للعالمین۔ تمام تقاریر بے حد پسند کی گئیں۔

۳۰ رجون کو لجنہ کراچی کے زیر اہتمام وسیع پیمانے پر جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم محترمہ صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس جلسے میں بھی غیر احمدی خواتین شامل ہوئیں۔ تلاوت کلام پاک۔ حمد باری تعالےٰ اور نعتوں کے علاوہ جن بہنوں نے تقاریر فرمائیں ان کے نام یہ ہیں۔ نصرت عبد المالک۔ زاہدہ مسعود۔ جہاں بشریٰ۔ قدسیہ نسرین۔ محمودہ احمد۔ مبارکہ نیئر اور جمیلہ عرفانی صاحبہ تمام تقاریر بہت دلچسپی کے ساتھ سنی گئیں۔ ریڈیو پاکستان نے اس کا پروگرام ریکارڈ کیا اور اسی دن رات کو مقامی خبروں کے پروگرام میں جمیلہ عرفانی صاحبہ کی تقریر کے اقتباسات نشر کئے۔

(سلیمہ میر نائب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کراچی)

درخواست دعا

میری نسبتی بہن منیرہ بیگم ایک لمبے عرصہ سے دماغی توازن کی خرابی سے بیمار ہے۔ کمزوری بہت ہو چکی ہے۔ ان دنوں مینٹل ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود و بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے التماس ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت عطا فرمائے۔

(خواجہ منظور احمد دفتر اصلاح و ارشاد ربوہ)

50

ٹینڈر نوٹس

۱- محکمہ ہائی وے کے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے شرح "مکرر" ٹینڈر درکار ہیں جنہوں نے سال رواں کی تجدید اندراج کی فیس داخل کرا دی ہو۔ ٹینڈر بوقت گیارہ بجے دن مندرجہ ذیل تاریخ پر وصول کئے جائیں گے اور اسی دن زیر دستخطی بذات خود ان ٹھیکیداران، ان کے اصلی نمائندگان کے روبرو کھولے جائیں گے (۲) ٹینڈر بذریعہ تار یا بوساطت ڈاک قابل قبول نہ ہوں گے (۳) ٹینڈر فارم صرف ان ٹھیکیداران کو جاری کیا جاوے گا جو اپنی ٹھیکیداری کے اندراج و تجدید کا ثبوت پیش کریں گے (۴) زر ضمانت بذریعہ چالان خزانہ یا ڈیپازٹ کال ہمراہ ٹینڈر ہونا ضروری ہے بصورت دیگر ٹینڈر قابل قبول نہ ہوگا (۵) مکمل معلومات بابت کام شقوقات شرائط اور نقشہ جات وغیرہ زیر دستخطی کے دفتر میں اوقات کار میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں (۶) زیر دستخطی کو حق حاصل ہے کہ وہ کسی ایک یا تمام ٹینڈروں کو مسترد کر دے (۷) مشروط ٹینڈر قابل قبول نہ ہوگا۔ (۸) ٹینڈر کو لفافہ میں بند کر کے اور کام کا نام لکھ کر ٹینڈر بکس میں ڈالنا ہوگا۔ (۹) ٹینڈر مجوزہ فیس لے کر جاری کیا جاوے گا۔ (۱۰) بصورت فرم یا کمپنی اختیار نامہ خاص ٹینڈر کے ہمراہ ہونا لازمی ہے۔

سرگودھا روڈ مینٹیننس سب ڈویژن

نمبر شمار	نام کام	زر تخمینہ	زر ضمانت	عرصہ میعاد	تاریخ اجراء ٹینڈر فارم	تاریخ وصولی و افتتاح ٹینڈر
۱	لائل پور سرگودھا روڈ آر ڈی نمبر ۳۸ کو مکرر سطح کرنا (RESUR FACING)	۶۲۰۰۰ روپیہ	۱۲۰۰ روپیہ	۷۰ ایام	16/7/68	17/7/68
۲	اربیٹرل روڈ نمبر ۲ (سرگودھا سب ڈویژن) کو مکرر سطح کرنا (RESUR FACING)	۵۸۰۰۰	۱۲۰۰		″	″
۳	گجرات سرگودھا گروپ نمبر ۱ کو مکرر سطح کرنا	۶۴۰۰۰	۱۳۰۰	۵۵	″	″
۴	ایضاً گروپ نمبر ۲	۵۲۰۰۰	۱۱۰۰	۴۵	″	″
۵	جھنگ ساہیوال سرگودھا روڈ گروپ نمبر ۱ کو مکرر سطح کرنا	۵۶۰۰۰	۱۲۰۰	۶۰	″	″
۶	ایضاً گروپ نمبر ۲	۵۲۰۰۰	۱۱۰۰	۶۰	″	″
۷	بھلوال سرگودھا روڈ کو مکرر سطح کرنا	۲۰۰۰۰	۴۰۰	۳۰	″	″
۸	بھلوال کوٹ مومن ادرہیر بھلوال روڈ کو مکرر سطح کرنا	۲۳۰۰۰	۵۰۰	۲۵	″	″
۹	پیوند کاری (PATCH WORK) کے لئے سیکشن نمبر ۱ میں پتھر اور کریانہ پہاڑی کا شکستہ ملا جلا پتھر مہیا کرنا	۲۰۰۰۰	۴۰۰	۶۰	″	″
۱۰	ایضاً سیکشن نمبر ۲	ایضاً	ایضاً	ایضاً	″	″
۱۱	ایضاً سیکشن (نمبر ۳)	ایضاً	ایضاً	″	″	″
۱۲	ایضاً سیکشن (نمبر ۴)	ایضاً	ایضاً	″	″	″
۱۳	سیلاب سے تباہ شدہ موقعوں پر جھنگ ساہیوال سرگودھا روڈ پر پتھر اور کریانہ پہاڑیوں کا شکستہ ملا جلا پتھر مہیا کرنا	۲۵۰۰۰	۵۰۰	۶۰	″	″
۱۴	سرگودھا سب ڈویژن میں سڑکوں کی مرمت کے لئے استعمال کی مقامی طور پر اشیاء کی خریداری۔	۱۰۰۰۰	۲۰۰	31/12/68 تک	″	″
۱۵	گجرات سرگودھا روڈ پر پتھر اور کریانہ پہاڑیوں کا شکستہ پتھر ملا جلا سیلاب سے تباہ شدہ موقعوں پر مہیا کرنا	۴۰۰۰۰	۸۰۰	۶۰ ایام	″	″
۱۶	سڑک کی ہیئت کی مرمت کرنا مع بصورت پینٹنگ حروف اور سفیدی وغیرہ کرنے کے (سرگودھا سب ڈویژن میں)					
	سیکشن نمبر ۱	۱۰۰۰۰	۲۰۰	30/6/69 تک	ایضاً	ایضاً
	سیکشن نمبر ۲	ایضاً	ایضاً	″	ایضاً	ایضاً
	سیکشن نمبر ۳	ایضاً	ایضاً	″	ایضاً	ایضاً
	سیکشن نمبر ۴	ایضاً	ایضاً	″	ایضاً	ایضاً
۱۷	سامان کی باربرداری (سرگودھا سب ڈویژن میں)	۲۰۰۰۰	۴۰۰	30/6/69 تک	ایضاً	ایضاً

جوہرآباد روڈ مینٹیننس سب ڈویژن

نمبر شمار	نام کام	زر تخمینہ	زر ضمانت	عرصہ میعاد	تاریخ اجراء ٹینڈر فارم	تاریخ وصولی و افتتاح ٹینڈر
۱	آربیٹرل نمبر ۲ کو دوبارہ سطح کرنا (RESUR FACING)	۳۶۰۰۰	۸۰۰	۵۰ ایام	17/7/68	18/7/68
۲	خوشاب میانی چکوال روڈ کو دوبارہ سطح کرنا	۷۰۰۰۰	۱۴۰۰	۷۵	ایضاً	ایضاً
۳	پیوند کاری کے لئے پتھر اور مقامی بجری (روڑی) سیکشن I میں مہیا کرنا	۲۰۰۰۰	۴۰۰	۶۰	ایضاً	ایضاً
۴	سیکشن II ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۵	ایضاً سیکشن III	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۶	جوہرآباد سب ڈویژن میں سڑکوں کی مرمت کے لئے استعمال کی مقامی طور پر اشیاء کی خریداری۔	۱۰۰۰۰	۲۰۰	30/6/69 تک	ایضاً	ایضاً
۷	سڑک کی ہیئت کی مرمت کرنا مع بصورت پینٹنگ حروف اور سفیدی وغیرہ سیکشن نمبر I میں)	۱۰۰۰۰ روپیہ	۲۰۰ روپیہ	30/6/69 تک	16/7/68	17/7/68
۸	ایضاً سیکشن II	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۹	ایضاً سیکشن III	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۰	جوہرآباد سب ڈویژن میں سامان کی باربرداری	۲۰۰۰۰	۴۰۰	ایضاً	ایضاً	ایضاً

کالاباغ روڈ مینٹیننس سب ڈویژن

نمبر شمار	نام کام	زر تخمینہ	زر ضمانت	عرصہ میعاد	تاریخ اجراء ٹینڈر فارم	تاریخ وصولی و افتتاح ٹینڈر
۱	ضلع میانوالی میں آربیٹرل روڈ نمبر ۲ سیکشن نمبر ۲ کو دوبارہ سطح کرنا (RESURFACING)	۷۵۰۰۰	۱۵۰۰	۷۰ ایام	18/7/68	19/7/68
۲	ایضاً (سیکشن III)	۸۸۰۰۰	۱۸۰۰	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۳	ایضاً میانوالی مظفر گڑھ روڈ	۴۰۰۰۰	۸۰۰	۵۰ ایام	ایضاً	ایضاً
۴	ایضاً (آر ایس ۱۳)	۸۵۰۰	۲۰۰	۱۵ ایام	ایضاً	ایضاً
۵	پتھر اور مارگلا انڈس بجری مہیا کرنا (سیکشن نمبر I میں)	۱۰۰۰۰	۲۰۰	۶۰ ″	ایضاً	ایضاً
۶	سیکشن نمبر ۲	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۷	سیکشن نمبر ۳	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۸	کالاباغ سب ڈویژن سیکشن III میں آر ایس نمبر ۲ پر سیلاب سے تباہ ہونے والے موقعوں پر پتھر اور مارگلا انڈس بجری مہیا کرنا۔	۱۵۰۰۰	۳۰۰	۶۰ ایام	ایضاً	ایضاً
۹	کالاباغ سب ڈویژن میں سڑکوں کی مرمت کے لئے استعمال ہونے والی اشیاء کی مقامی طور پر خریداری	۱۰۰۰۰	۲۰۰	31/12/68 تک	ایضاً	ایضاً
۱۰	سڑک کی ہیئت کی مرمت کرنا مع بصورت پینٹنگ حروف اور سفیدی وغیرہ کرنے کے (سیکشن نمبر I میں)۔	۱۰۰۰۰	۲۰۰	30/6/69 تک	ایضاً	ایضاً
۱۱	ایضاً سیکشن II	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۲	ایضاً سیکشن III	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۳	سامان کی باربرداری	۲۰۰۰۰	۴۰۰	ایضاً	ایضاً	ایضاً

بھکر روڈ مینٹیننس سب ڈویژن

نمبر شمار	نام کام	زر تخمینہ	زر ضمانت	عرصہ میعاد	تاریخ اجراء ٹینڈر فارم	تاریخ وصولی و افتتاح ٹینڈر
۱	میانوالی مظفر گڑھ روڈ کو دوبارہ سطح کرنا	۸۸۰۰۰	۱۸۰۰	۹۰ ایام	19/7/68	20/7/68
۲	آر ایس نمبر ۳ کو دوبارہ سطح کرنا گروپ نمبر ۱	۸۰۰۰۰	۱۶۰۰	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۳	ایضاً گروپ نمبر II	۵۵۰۰۰	۱۱۰۰	۵۰ ایام	ایضاً	ایضاً
۴	ایضاً دریا خان ڈھکے والا روڈ	۳۰۰۰۰	۶۰۰	۳۰ ″	ایضاً	ایضاً
۵	گروپ نمبر I میں پتھر اور مارگلا انڈس بجری مہیا کرنا۔	۱۲۰۰۰	۳۰۰	۶۰ ″	ایضاً	ایضاً
۶	گروپ نمبر II	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۷	میانوالی مظفر گڑھ روڈ پر سیلاب سے تباہ ہونے والے موقعوں پر پتھر اور مارگلا انڈس بجری مہیا کرنا	۱۵۰۰۰	۳۰۰	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۸	آر ایس نمبر ۳ ایضاً	۱۲۰۰۰	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۹	سڑک کی مرمت کے لئے استعمال ہونے والی اشیاء کی خریداری	۱۰۰۰۰	۲۰۰	31/12/68	ایضاً	ایضاً
۱۰	گروپ نمبر I میں سڑک کی ہیئت کی مرمت کرنا مع بصورت پینٹنگ حروف اور سفیدی وغیرہ کرنے کے	۱۰۰۰۰	۲۰۰	30/6/68	ایضاً	ایضاً
۱۱	ایضاً گروپ نمبر II	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۲	سامان کی باربرداری بکنگ کی خاطر موٹر گاڑیاں مندرجہ ذیل قسموں کے لئے نرخ نامے مہیا کریں۔	۲۰۰۰۰	۴۰۰	ایضاً	ایضاً	ایضاً
	روڈ رولر اور تارکول بوائلرز	۲۰۰۰۰	۵۰۰	31/12/68	ایضاً	ایضاً
	ٹرک اور فورڈ لاریاں	۱۵۰۰۰	۳۰۰	ایضاً	ایضاً	ایضاً
	گریڈرز ٹریکٹرز اور کرشرز	۲۰۰۰۰	۴۰۰	ایضاً	ایضاً	ایضاً
	جیپ	۱۰۰۰۰	۲۰۰	ایضاً	ایضاً	ایضاً

مہتمم روڈ مینٹیننس ڈویژن میانوالی

IMF (M) 906

زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم ترین رُکن ہے

اس کو نظر انداز کرنا انسان کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنا دیتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام کے اقتصادی نظام میں زکوٰۃ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جب تک یہ چیز قائم ہے غرباء کی خبرگیری کا اسلامی نظام اُس وقت تک کسی انشورنس وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ انشورنس کی غرض آخر کیا ہوتی ہے یہی کہ اگر ہم مر جائیں تو ہمارے بیوی بچوں کو روٹی ملتی رہے، کپڑا ملتا رہے، سامانِ خورد و نوش اور مکان ملتا رہے جب حکومت ان تمام چیزوں کی ذمہ دار ہو گی تو انشورنس کی کوئی ضرورت ہی نہیں رہتی کیونکہ ساروں کو مکان بھی مل رہا ہو گا۔ غذا بھی مل رہی ہو گی۔ کپڑا بھی مل رہا ہو گا۔ ان کی تعلیم کا بھی انتظام ہو رہا ہو گا۔ اور ان کی بیماریوں کا علاج بھی ہو رہا ہو گا۔ یہی وہ قومی اخراجات ہیں جن کی ادائیگی کے لئے اسلام نے زکوٰۃ اور صدقہ خیرات کا وسیع نظام جاری فرمایا ہے اور مومنوں کی علامت ہی اس نے یہ بتائی ہے کہ وہ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اور اس طرح مخلوق کی خدمت کر کے خالق کی محبت کو حاصل کرتے ہیں دنیا میں بہترین ذریعہ کسی کی محبت حاصل کرنے کا یہی ہوتا ہے کہ اس کے کسی عزیز سے محبت کی جائے ریلوے سفر میں روزانہ یہ نظارہ نظر آتا ہے کہ پاس بیٹھے ہوئے دوست کے بچہ کو ذرا پچکار دیں یا اسے کھانے کے لئے کوئی چیز دیں تو تھوڑی دیر کے بعد ہی اس کا باپ اس سے محبت کی باتیں کرنے لگ جاتا ہے کہ گویا وہ اس کا بہت پرانا دوست ہے۔ یہی طریق روحانی دنیا میں بھی جاری ہے جب انسان بنی نوع انسان کی بھوک اور ان کے افلاس کو دور کرنے کے لئے اپنا روپیہ خرچ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ چونکہ یہ میرے پیاروں کی خدمت کرتا ہے اس لئے اسے بھی میرے پیاروں میں داخل کر لیا جائے۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بعض لوگوں سے کہے گا کہ دیکھو میں بیمار تھا مگر تم لوگ میری عیادت کے لئے نہ آئے۔ میں بھوکا تھا مگر تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ میں ننگا تھا تم نے مجھے کپڑا نہ دیا۔ اس پر وہ بندے کہیں گے کہ اے ہمارے رب تو کس طرح بیمار ہو سکتا تھا، یا تو کس طرح بھوکا اور ننگا ہو سکتا تھا تو تو ان تمام نقائص سے منزہ ہے اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جب میرے بندوں میں سے بعض لوگ بیمار تھے یا بعض لوگ بھوکے اور ننگے تھے اور تم نے ان کی تیمارداری نہ کی نہ انہیں روٹی کھلائی اور نہ ان کا ننگ ڈھانکنے کے لئے انہیں کپڑا دیا تو تم نے انہیں ان چیزوں سے محروم نہیں کیا بلکہ مجھے محروم کیا۔ پس زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم ترین رکن ہے جس کو نظر انداز کرنا انسان کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنا دیتا ہے کیونکہ ایسا انسان غرباء کے حقوق کو نظر انداز کرنے والا ہوتا ہے"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۳ صفحہ ۲۷۶،۲۷۵)

ششماہی اوّل انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کے مالی سال کی پہلی ششماہی گزر چکی ہے۔ جملہ زعماء مجالس اپنے اپنے ہاں اس بات کا جائزہ لیں کہ کیا ان کی مجلس نے اپنا پچاس فی صد بجٹ پورا کر دیا ہے۔ اگر اس میں کمی رہ گئی ہو تو مہربانی فرما کر فوری توجہ کریں۔ چندہ کی کوئی رقم اپنے پاس نہ رکھیں اور سر ماہ جس قدر وصولی ہو اسے مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں جزاکم اللہ۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

فضل عمر فاؤنڈیشن کے عطایا کی وصولی کے لئے

جماعت احمدیہ سرگودہا کی کامیاب جدوجہد

جماعت احمدیہ سرگودہا شہر کا کل وعدہ برائے فضل عمر فاؤنڈیشن سیکرٹری صاحب فاؤنڈیشن جماعت مذکور کی آخری رپورٹ کو مد نظر رکھتے ہوئے ۳۴۰۰۱/۵۰ روپے ہے۔ اس میں سے آخر احسان ۱۳۴۷ ہش (جون ۱۹۶۸ء) تک ۲۴۷۸۵/۵۱ روپے داخل خزانہ ہو گئے ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو تہائی سے خاصی زائد رقم وصول ہو کر داخل خزانہ ہو گئی۔ الحمد للہ۔

جماعت احمدیہ سرگودہا کے سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن محترم چوہدری ریاض احمد صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بابرکت تحریک کی خدمت میں خاص دلچسپی لے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا بہترین اجر عطا فرمائے اور پہلے سے بڑھ چڑھ کر خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ مکرم بابو محمد عالم صاحب سیکرٹری مال اور محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ سرگودہا بھی اس بارہ میں شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

جن جماعتوں نے ابھی تک دوسرے سال کی اختتامی رپورٹ نہیں بھجوائی۔ ان کے امراء و صدران کرام اور سیکرٹریان مال و سیکرٹریان فضل عمر فاؤنڈیشن توجہ فرما کر جلد رپورٹ بھجوائیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

حضرت حافظ ملک محمد صاحب پٹیالوی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۱۵۔ جولائی۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیمی اور مخلص صحابی حضرت حافظ ملک محمد صاحب پٹیالوی ۱۴ ماہ وفا ۱۳۴۷ ہش مطابق ۱۴ جولائی ۱۹۶۸ء بروز اتوار پونے آٹھ بجے شب ربوہ میں بعمر ۸۸ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت حافظ صاحب مرحوم حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برادر اکبر اور پٹیالہ کے اوّلین صحابہ میں سے تھے۔ آپ ۱۸۹۵ء میں تحریری بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ ۱۸۹۶ء میں آپ نے قادیان حاضر ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت اور دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ بہت مخلص اور دعا گو بزرگ تھے۔ آپ کی نماز جنازہ آج ۱۵ ماہ وفا کو ادا کی جائے گی احباب جماعت آپ کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔

دعائے نعم البدل

مکرم منیر احمد صاحب محمود معلم وقف جدید جماعت احمدیہ نارنگ منڈی نے اطلاع دی ہے کہ ان کی بچی ٹائیفائڈ بخار سے ۱۱ وفا ۱۳۴۷ ہش کو فوت ہو گئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب جماعت صبر جمیل اور نعم البدل عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔

(برائے ناظم ارشاد)

واقفین عارضی کیلئے ضروری اعلان

وقف عارضی پر جانے والے احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنی رپورٹوں پر اپنا وقف نمبر ضرور تحریر فرمایا کریں۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد (تربیت) سلکہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴